AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Recognized in "Y" Category Journal by HEC
ISSN (Online): 2790-8828. ISSN (Print): 2790-881X.

Volume IV, Issue II, Homepage: https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/index

Category Y

Link:https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089437#journal_result

Article: عربی کتب سیرت کے منتخب اردو تراجم کا جائزہ (۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۰ء تک)

Authors & Affiliations:

[1] **Dr. Hafiz Shoaib Ahmed Kalhoro**
Department of Basic Science and related Studies, Mehran, UET, Jamshoro, Pakistan.

[2] **Dr. Sibghatullah Bhutto**
Assistant professor, Department of Comparative Religion and Islamic Culture, University of Sindh Jamshoro.

[3] **Imran junejo**
Lecturer, Mehran University Of Engineering and Technology Jamshoro, Pakistan.

Email Add: [1]shoaib.kalhoro@faculty.muet.edu.pk
[3] imran.junejo@faculty.muet.edu.pk

ORCID ID: [1]https://orcid.org/0000-0002-7769-793X

Published: 2024-04-22

Article DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.12727002

Citation: Dr. Hafiz Shoaib Ahmed Kalhoro. 2024. " عربی کتب سیرت کےمنتخب اردو تراجم کا جائزہ (۱۹۴۷سے ۱۹۸۰ تک: A Literature Review of Selected Urdu Translations of Arabic Books of Seerah 1947 to 1980". AL MISBAH RESEARCH JOURNAL 4 (02):23-44. https://reinci.com/ojs3308/index.php/almisbah/article/view/262.

Copyright's info: Copyright (c) 2023 AL MISBAH RESEARCH JOURNAL

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

Published by Institute of Culture and Ideology, Islamabad.
+92-313-305-2561, +92-300-030-9933
www.almisbah.info

عربی کتب سیرت کے منتخب اردو تراجم کا جائزہ(۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۰ء تک)

A LITERATURE REVIEW OF SELECTED URDU TRANSLATIONS OF ARABIC BOOKS OF SEERAH 1947 TO 1980

[*] Dr. Hafiz Shoaib Ahmed Kalhoro
[**] Dr. Sibghatullah Bhutto
[***] Imran junejo

ABSTRACT

The research review delves into the translation of Urdu books from Arabic originals, focusing on works that narrate the life of the Holy Prophet Muhammad (PBUH). The work of writing on the bibliography of Holy Prophet Muhammad peace be upon him was initiated since the days of his time and the work is still being carried out by the scholars of different languages in general but Arabic in particular. They tried their best to preserve the life of Holy Prophet Muhammad peace be upon him and different aspects his seerah. The article throws the light on Urdu writings on the life of Holy Prophet Muhammad peace be upon him translated from Arabic texts written between 1947 to 1980. The article provides brief literature review of the books of seerah written before the creation of Pakistan and have also enlisted some books of different languages being spoken in Pakistan include Sindhi, Urdu, Punjabi, Seraiki, Pakhtun and Baluchi. However, the Urdu books translated from Arabic during the period of 1947 -1980 have been brought under a detailed research review in this research. This research has summed up results that make us well aware of many things. This research work reveals that scholars of subcontinent produced many writings about the seerah of beloved prophet Muhammad peace be upon him based on modern principles.

Keywords: Seerah, Urdu books, Translated Literature, Arabic Books, Urdu translations.

تمہید

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی اور سیرت مطہرہ ہر مسلمان کے لیے اور زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ انفرادی، اجتماعی اور گھریلو زندگی تک کوئی پہلو ایسا نہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ سے رہنمائی نہ لی جاسکے اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک طرزِ حیات ہر مزاج کے شخص کے لئے معتدل و

[*] *Department of Basic Science and related Studies, Mehran, UET, Jamshoro, Pakistan.*
[**] *Assistant professor, Department of Comparative Religion and Islamic Culture, University of Sindh Jamshoro.*
[***] *Assistant professor, Department of Comparative Religion and Islamic Culture, University of Sindh Jamshoro.*

متوازن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جو شریعت مطہرہ لے کر آئے تھے وہ جلوت سے لے کر خلوت تک کے احکامات پر محیط ہے۔ اور آپ نے بہترین طریقے کے ساتھ انہیں اپنا کر امت کو عملی نمونہ پیش کیا۔ چنانچہ جہاں اللہ تعالی کی منزّل شریعتِ ہادیہ سے رہنمائی لینی ضروری ہے، وہاں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیات طیبہ کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا لازم ہے تا کہ اس حکم کی تعمیلی صورت سامنے آجائے۔ مسلمانوں کے اندر یہی فکر بیدار کرنے کے لیے اس موضوع کا انتخاب کیا گیا تا کہ سیرت نگاری کے حوالے سے برصغیر کے اکابر علما کی خدمات کو اجاگر کیا جاسکے اور عربی سیرت کتب کے اردو تراجم سے معاشرے کو روشناس کرایا جاسکے۔

اس مقالے میں ان کتابوں کا مجموعہ تیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو اصلاً عربی میں تھی اور بعد میں ان کے اردو تراجم کیے گئے۔ تا کہ برصغیر کے لوگ سیرت طیبہ کے اس عظیم ذخیرہ سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ لہذا راقم کی بھرپور کوشش ہوگی کہ اس علمی کام کو تحقیقی بنیادوں پر سرانجام دے سکے۔ اس مقالے میں ان کتب کو مدنظر رکھا گیا ہے جو ۱۹۴۷ سے ۱۹۸۰ تک عربی زبان سے اردو زبان میں منتقل کی گئی ہیں ان کا مختصر طور پر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

نبی امی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سرور کائنات کی حیات طیبہ

اس کتاب کے مصنف عمر ابو النصر (۱۸۸۸ء–۱۹۶۰ء) ایک لبنانی مصنف ہے، جو ۱۸۸۸ء میں لبنان کے مشہور شہر بیروت میں پیدا ہوا، آپ نے لبنان، مصر اور شام کی پریس میں کام کرتے رہے۔ انہوں نے بہت سے ادبی، تاریخی اور افسانوی کتابیں تصنیف کی، اور بیروت میں کتابوں کی طباعت کی نگرانی انہیں دی گئی تھی۔ ان کا انتقال ۱۹۶۰ء میں ہوا۔ عمر ابو النصر کی کتاب "نبی امی" کا اردو ترجمہ "سرور کائنات ﷺ کی حیات طیبہ" کے نام سے محمد احمد پانی پتی نے کیا ہے۔ اس کتاب کا پہلا ترجمہ ۱۹۵۷ء کو ادارہ فروغ اردو لاہور نے شائع کیا۔ مترجم نے زبان سادہ اور آسان استعمال کی ہے۔ اس میں ۳۵۲ صفحات اور ۲۶ عنوانات ہیں۔ ان میں خاص عنوانات درج ذیل ہیں۔

صحرائے عرب اور ان کے باشندے، اجداد رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیدائش۔ جوانی۔ نبوت۔ مصائب اور ظلم و ستم کا دور، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ مکی زندگی کی اسلامی تعلیمات۔ ہجرت سے جنگ خندق تک۔ اسلام اور یہودیت۔ شاہان وقت کو تبلیغ، فتح مبین۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات۔ مدنی زندگی کی اسلامی تعلیمات۔

عمر ابو النصر صاحب نے اس کتاب میں حبیب خدا ﷺ کی حیات طیبہ کو بہترین انداز میں جامع و مختصر طور پر قارئین کے سامنے پیش کیا ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی زندگی کے تمام اہم واقعات کو زیر بحث کیا ہے۔ کتاب ہذا سے ایک اقتباس بطور نمونہ درج ہے۔

> " حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس وقت اس سے فرمایا" سراقہ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تیرے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن ہونگے یہ سن کر سراقہ کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی یہ پیشن گوئی بالآخر بڑے شان سے پوری ہوئی۔ حضرت فاروق اعظم کے عہد میں جب ایران فتح ہوا اور کسریٰ کا خزانہ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو اس میں کسریٰ کے کنگن بھی تھے۔ حضرت عمر نے فوراً سراقہ کو بلایا اور اسے

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

حکم دیا کہ یہ کنگن اپنے ہاتھوں میں پہن لو۔ اور سارے مدینہ میں اعلان کرتے پھرو کہ آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشن گوئی پوری ہوگئی۔"[۱]

الوحی المحمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس کتاب کے مصنف علامہ سید محمد رشید (۱۸۶۵ء۔۱۹۳۵ء) انیسویں اور بیسویں صدی کے تفسیر، حدیث، فقہ،علوم الفقہ،سیرت و تاریخ، علم الکلام اور عربی زبان کے جید عالم ہیں۔ آپ کی لکھی ہوئی تفسیر المنار نے شہرت کی بلندیوں کو حاصل کیا اور یہی وجہ شہرت ہے۔ علامہ صاحب لبنان کے شہر قلمون میں پیدا ہوئے اور شروعاتی تعلیم بھی اپنے آباءی شہر میں حاصل کی۔ اس کے بعد شیخ محمد عبدہ کے پاس مصر تشریف لیے گئے اور ان کی تعلیمات سے فیضیاب ہوتے رہے۔ اس کے بعد بیروت تشریف لیے گئے جہاں دینی اصلاح کے لیے مجلۃ المنار کو شائع کرتے رہے۔

مترجم لیکچرار شعبہ عربی کراچی یونیورسٹی کے رشید احمد ارشد ہیں۔ پہلی بار ۱۹۶۰ء میں شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور سے شائع ہوئی۔ ۴۸۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مضامین کی ایک بہت طویل فہرست پر مبنی ہے

فصل اول میں پہلے وحی اور نبوت کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔۔ دوسری فصل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اثبات پر بحث کی گئی ہے۔ پھر علم غیب کے منکرین ہیں ان کے اعتراضات کو جمع کیا گیا ہے۔۔ قرآن کے معجزات اور اس کے اثرات کا تذکرہ کیا ہے۔۔ اس کے بعد قرآنی مقاصد کا تذکرہ موجود ہے۔ جن میں ارکان کی اصلاح، پیغمبر کے فرائض، انسانیت کی تکمیل، سیاسی اور سماجی اصلاح کے ذرائع، اسلام کے شخصی قوانین، اسلامی حکومت کی نوعیت، اسلام کا نظام جنگ، اسلام میں حقوق نسواں، غلاموں کی آزادی اور مہذب اقوام کو دعوت اسلام۔ اس کتاب میں مصنف نے مغربی مفکرین کے اعتراضات والزامات کے جوابات بڑے بہترین انداز سے دیے ہیں۔

نمونہ اقتباس:

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو ایسے انسان پر نازل ہوئی جس نے صحیح انسانی فطرت پر نشو نما پائی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل سلیم تھی اور دل صاف وشفاف تھا۔ آپکے دل پر نہ تو کسی مذہبی رسومات کا تسلط تھا اور نہ دنیاوی خواہشوں کا۔ اس کتاب نے عرب میں زبردست انقلاب برپا کرکے اقوام عالم میں انقلاب برپا کردیا۔ عالم کی فطرت شرک اور بت پرستی سے آلودہ تھی۔ لہذا اسے ایسی آلودگیوں سے صاف کیا گیا جنھوں نے افق اعلیٰ سے نیچے زمین پر گرادیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے سے بھی کمتر مخلوقات کی پرستش کرنے لگے تھے۔

قرآن مجید نے کلیساوں کی تمام بدعتوں اور ان بری مذہبی رسومات کا خاتمہ کردیا جنھوں نے عقل انسانی کو بگاڑ کر اسکی آزادی فکر کو چھین لیا تھا۔ اور پیغمبروں کی توحید شرک میں، حق کو باطل میں اور ہدایت کو گمراہی میں تبدیل کردیا تھا قرآن نے آکر ان سب چیزوں کا بھی خاتمہ کردیا۔[۲]

AL-MISBAH RESEARCH JOURNAL
Vol.4, No.2, June-2024
Page no: 23-37

مکالمہ کے طرز پر لکھی گئی یہ کتاب "محمد" مصر کے مشہور ادیب توفیق الحکیم کی تصنیف ہے۔ جسے عطیہ خلیل نے فصیح و بلیغ انداز میں ترجمہ کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نام سے مکتبہ جدید لاہور سے ۱۹۶۲ء میں شائع کیا۔ توفیق الحکیم ایک مصری ادیب اور مصنف ہیں آپ عربی ناولوں اور ڈرامہ نگاری کے علمبرداروں میں شمار کیے جاتے ہیں اور جدید عربی ادب کی تاریخ کے نمایاں ناموں میں سے ایک ہیں۔

۶۴۰ صفحات پر مشتمل یہ کتاب جدید رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھی گئی ہے۔ آسان زبان کو استعمال کیا گیا ہے جس کی وجہ سے پڑھنے والے کو اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ مولانا مودودی صاحب اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "میرے نزدیک اس کتاب کا مطالعہ جوانوں کے لیے خصوصاعوام کے لیے بہت مفید ہو گا"۔[۳] اس کتاب کو بڑے خوبصورت انداز میں تمام واقعات کے ساتھ مزین کیا گیا ہے جسے ہر پڑھنے والا فیضیاب ہو سکے گا۔

نمونہ اقتباس:

محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم " آسمان کی طرف نگاہیں کرتے ہوئے الٰہ العالمین! یہ قریش اپنے لاو لشکر اور شان و شوکت کے ساتھ آپہنچے۔ الٰہ العالمین! یہ تیری نافرمانی کرتے ہیں اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جھٹلاتے ہیں۔ ان مٹھی بھر کفن دوش مجاہدوں کی مدد فرما۔ پروردگار! انھیں فتح و نصرت سے ہمکنار کر۔ الٰہی! ان کی مدد کر۔ وہ مدد جس کا تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے۔ الٰہی کل ہی انھیں ہلاک کردے۔[۴]

زاد المعاد (حصہ اول)

علامہ حافظ ابن قیم الجوزیہ (۶۹۱ھ تا ۷۵۱ھ) کی یہ کتاب اپنی جامعیت اور انداز تحقیق کے لحاظ سے سیرت کی بہترین کتابوں میں سے ایک ہے۔ امام صاحب آٹھویں صدی ہجری کے مشہور علما میں سے ہیں اور امام ابن تیمیہ کے خاص شاگردوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ علامہ ابن قیم کی اس تصنیف کی منفرد حیثیت یہ ہے کہ مصنف نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حالات زندگی اور عہد رسالت۔ اردو زبان میں اس کا ترجمہ رئیس احمد جعفری نے کیا ہے۔ پہلی بار نفیس اکیڈمی کراچی سے ۱۹۶۲ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتب سیرت چار حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے عادات و خصائل۔ حلیہ و شمائل، معمولات اور اصول زندگی، مجاہدات و غزوات، معاملات و طرز زندگی، خادموں سے برتاو، دشمنوں سے سلوک اور گھر والوں سے برتاو وغیرہ مطلب یہ کہ مصنف نے سیرت پاک بیان کرنے میں سب حالات و واقعات کو جمع کرنے کی بہترین کوشش کی ہے۔ یہ سیرت کی معیاری کتابوں میں سے ایک ہے۔ اس میں قیاس اور فرضی واقعات بیان کرنے سے گریز کیا گیا ہے اکثر واقعات حقائق پر مبنی ہیں۔

اس کتاب کے عنوانات کی ایک لمبی فہرست ہے جن میں خاص خاص یہ ہیں۔ بعثت رسول کی ضرورت، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نسب، حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جنگ، آپ کے ازدواجی معاملات، معمولات کے اصول اور اسوہ حسنہ، آپ کے معاملات، خطبات، آپ کا طریقہ طہارت، اذکار و اشغال، تلاوت قرآن کریم، جمعہ اور خصائص جمعہ، سفر میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

معمولات خطبات نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، مریضوں کی عیادت، حجۃ الوداع، اعتکاف، حج و عمرہ، منیٰ میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دوسرا خطبہ، سراپا اور عقیقہ وغیرہ شامل ہے۔

نمونہ اقتباس:

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم منیٰ تشریف لائے لوگوں میں ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس میں انہیں یوم نحر کی حرمت و تحریم اور عند اللہ اس کی فضیلت بتلائی اور شہر مکہ کی تمام شہروں پر حرمت و فضیلت کو بیان فرمایا۔ اور فرمایا کہ جو بھی کتاب اللہ کے ساتھ ان کی قیادت اور امارت سنبھالے اس کی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور لوگوں کو حج کے طریقہ کو حاصل کرنے کا حکم فرمایا۔ اور لوگوں سے کہا:

"لعلی لا احج بعد عامی ھذا"

شاید کہ میں اس سال کے بعد حج نہ کر سکوں۔[۵]

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خطبہ میں مزید فرمایا کہ اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچوں نمازیں ادا کرو اور مہینے کے روزے رکھو، اور جب تمہیں (قرآن و سنت کے مطابق) حکم دیا جائے تو اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔[۶]

حصہ دوم کا ترجمہ بھی رئیس احمد جعفری نے کیا ہے۔ یہ کتاب بہت ضخیم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس طرح اپنی خصوصیات میں یکتا ہیں اسی طرح آپ کی یہ خصوصیات بھی یگانہ ہے کہ آپ کی ذات پر دنیا کی ہر زبان میں کام ہوا ہے اور خصوصی طور پر عربی و اردو زبان میں جتنی کتب زیر تحریر لائی گئی ہیں اور جس صحت و جامعیت کے ساتھ لکھی گئیں اس کا دسواں حصہ بھی کسی اور نبی پر کسی اور زبان میں نہیں لکھا گیا۔

زادالمعاد کے دوسرے حصہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے غزوات، معاملات، معاہدات، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اسوہ مبارک و سنت مبارک، حالات و سوانح اور معمولات وغیرہ کے اہم نکات بیان کیے گئے ہیں۔ ۲۶۸ صفحات پر مشتمل یہ دوسرا حصہ بھی نفیس اکیڈمی کراچی سے ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔

نمونہ اقتباس:۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالی نے فرمایا آج میرے بعض بندوں نے اس طرح صبح کی کہ وہ میرے مومن ہیں اور بعض نے اس طرح کی کہ وہ کافر ہیں۔ جس نے کہا کہ اللہ کے فضل و کرم سے بارش ہوئی وہ مومن ہے اور کوکب کا منکر ہے۔ اور جس نے کہا ہم پر ایسے ایسے ستارے کے باعث بارش ہوئی وہ کافر ہے اور کواکب پر ایمان رکھتا ہے۔[۷]

زادالمعاد کا تیسرا حصہ ۵۲۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس حصہ کے مصنف ابن قیم اور مترجم رئیس احمد جعفری ہیں۔ اس کو بھی نفیس اکیڈمی کراچی سے ۱۹۶۲ء میں شائع کیا گیا۔ اس حصہ میں اہم اہم واقعات درج ذیل ہیں۔

غزوات، مکاتیب نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، وفود عرب، طب نبوی، مسائل فقہیہ، غزوہ تبوک اور اس کے متعلق تاریخ و سیرت کے اہم ترین مباحث بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ وفود جو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کی کیفیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ ان خطوط کی تفصیل بھی بیان کی گئی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مقوقس اور دوسرے امرا و سلاطین کو

بھیجے۔ مسلیمہ کذاب کے وفد کا تذکرہ بھی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ طب نبوی کے حوالے سے اس کی تفصیلات، ادویات، معالجات کا بھی ذکر اس حصہ میں موجود ہے۔ فقہی مسائل پر بھی جامع انداز میں بحث کی گئی ہے۔ اس حصہ میں ابن قیم نے سیرت کے ساتھ ساتھ غزوات پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس کتاب کی خوبی یہ ہے کہ مترجم نے اسے آسان زبان میں پیش کیا ہے جس کی وجہ سے ہر عام و خاص اس کتاب سے فیضیاب ہو سکتا ہے۔ دوسرے حصوں کی طرح اس کی بھی فہرست بہت طویل ہے۔

نمونہ اقتباس:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب تم آگ دیکھو تو تکبیر کہو کیونکہ تکبیر آگ کو بجھا دیتی ہے اور اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی کبریائی کے سامنے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی۔ چناچہ جب مسلمان تکبیر کہتا ہے تو تکبیر کا اثر آگ بجھا دیتا ہے اور شیطان کو بھی بھگا دیتا ہے جو اصل میں آگ کا مادہ ہے۔ چناچہ آگ بجھ جاتی ہے۔[۸]

ابن قیم کی کتاب زاد المعاد کے چوتھے حصے کے مترجم بھی رئیس احمد جعفری ہیں۔ حصہ چہارم ۵۷۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں جن واقعات کو بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احکام و قضایا، تین طلاقیں ایک وقت میں اور تین طلاقوں کی ایک ہی وقت میں دینے سے ان کی حیثیت اور اصل حقیقت۔ خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ظہار اور ایلاء کے بارے میں ارشاد۔ لعان کے مسائل۔ عدت اور سوگ کے مسائل۔ مسائل خلع۔ طلاق کی اقسام۔ مسائل مہر۔ محرمات۔ مسائل بیع و نفقہ وغیرہ۔ اس حصے میں زندگی کے معاشرتی مسائل و احکامات اور ان کا حل بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس حصہ میں فقہی مسائل کو بڑے بہترین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ حصہ چہارم ۱۹۶۳ء میں نفیس اکیڈمی کراچی سے شائع کیا گیا۔

اسلام منزل بہ منزل

ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری کی یہ کتاب اردو زبان میں پہلی بار ۱۹۶۳ء میں سید رئیس احمد جعفری نے ترجمہ کر کے شیخ غلام علی پبلشرز لاہور سے شائع کی جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ تین سو اڑسٹھ ۳۶۸ صفحات پر مشتمل سیرت کی ایک بے مثال کتاب جس میں سیرت کے تقریباً تمام پہلو کو مترجم نے ایسے بہترین انداز میں پیش کیا ہے کہ پڑھنے والے کو اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔

اس کتاب کے اہم موضوع درج ذیل ہیں۔ یہودیت اور نصرانیت کا اثر عربوں پر۔ کیا عرب آس پاس کے ترقی یافتہ قوموں سے متاثر ہوئے۔ عقیدہ توحید کے باوجود خود ساختہ خداوں کی پرستش۔ کیا قریش بت پرستی میں سچے نہیں تھے۔ قریش کا نظم حکومت، حلف فضول کے اسباب۔ اہل مکہ اور طائف کے درمیان تعلقات۔ یثرب میں اوس اور خزرج پر یہودیوں کے اثرات۔ عربوں کے یہود و نصریٰ سے تعلقات۔ نزول وحی اور تبلیغ و ہدایت۔ طائف کا سفر۔ ہجرت۔ نئی زندگی۔ معراج۔ کفار کے اعتراضات کے جوابات۔ یہودیوں کا دھوکہ۔ جنگ بدر، احد اور خندق۔ صلح حدیبیہ اور اس کے شرائط۔ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہودیوں کی دشمنی۔ یہود و نصاریٰ میں فرق۔ جنگ موتہ۔ مسلمان اور منافقین۔ فتح مکہ۔ ہوازن والوں سے جنگ۔ وفات کی علامات۔ مسئلہ خلافت۔ بیعت ابو بکر صدیق اور اہل بیت کا سکوت۔ مرتدین سے جنگ۔ اسوہ حسنہ۔ قرآن و حدیث، روایت حدیث میں اسراف۔ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق کا دور۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق کا دور۔

حضرت عثمان غنی کا دور اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا دور خلافت۔جنگ جمل۔حضرت علی اور حضرت معاویہ۔تصوف۔ تعصب۔رواداری۔بغاوت۔تقلید۔غلامی اور بیداری کا ذکر ملتا ہے۔

یہ کتاب بڑی خوبیوں سے لبریز ہے۔اس میں چودہ سو برس کی کہانی سیدھے سادھے الفاظ میں بڑی مہارت کے ساتھ مختصر مگر پر اثر طریقے سے بیان کر دی گئی ہے۔گویا سمندر کو کوزے میں بند کیا گیا ہو۔اسلام کا یہ قافلا کہاں سے چلا اور کہاں کہاں اس نے منزل کی،منزل بہ منزل قیام کرتا،دوستوں کو لیتا اور دشمنوں کو چھوڑتا،حملے سہتا،اپنا دفاع کرتا کہاں کہاں پہنچا اور اب کہاں ہے اور آخری منزل کے لیے کس طرف جانا ہے؟اس کتاب کو فلسفیانہ انداز میں اور ناول کی طرز پر پیش کیا ہے جس سے پڑھنے میں قاری کو بلکل بھی اکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی بلکہ ایک لطف اور مزہ آتا ہے۔یہ کتاب سیرت کے موضوع پر ایک شاندار تصنیف ہے۔

نمونہ اقتباس:

آقائے دوجہاں جب ازواج مطہرات کے ہاں تشریف لے جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شوہر کے علاوہ معلم بھی ہوتے۔جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کرتے یا جو کچھ فرماتے ازواج مطہرات اسے یاد رکھتیں اور ہو بہو تعمیل کرتیں۔[۹]

نمونہ اقتباس:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی قیادت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ روئے زمین پر آج تک ایسا کوئی شخص پیدا نہیں ہوا جو ایمان و ایقان،قربانی و ایثار،جرات و ہمت،عدل و انصاف،رحمت و شفقت میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ہم پلہ ہو۔آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حریت ضمیر کے پر جوش داعی اور انسان پر فکری اور نظری قیود عائد کرنے کے زبردست مخالف تھے۔جو نظام آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے قائم کیا تھا اسکی رو سے تمام انسانوں کو خواہ وہ عربی ہوں یا عجمی ہوں،امیر ہوں یا غریب چھوٹے ہوں یا بڑے،آقا ہوں یا غلام برابری کی بنیاد پر حقوق دیے گئے تھے۔کسی کو بھی کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں تھی۔[۱۰]

نمونہ اقتباسات:

انگریز فلسفی انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ و علی وسلم یہ اعتراض کیا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شہوت پرست شخص تھے خلع کے ایسی بات نہیں تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ الزام لگا کر اور تہمت لگا کر ظلم و زیادتی کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر قسم کی شہوتوں سے دور تھے چاہے وہ اپنی رہائش کھانا پینا ہو چاہیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس ہو یا زندگی کے دوسرے احوال ہو ان تمام چیزوں کے اندر سادہ زندگی گزارا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ بے حد نرم کلام اور روانی سے بات کرتے تھے اور ہمیشہ میٹھی بات کرنے والوں میں سے تھے ایسی باتیں جو لوگوں کے دلوں میں گھر کر جاتی اور لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرویدہ بن جاتے آپ جب لوگوں سے بات فرماتے تو بات ہمیشہ مفصل اور بالکل صاف صاف فرماتے تھے کوئی سننے والا اگر چاہتا تو اسے دوہرا بھی سکتا تھا آپ جلدی جلدی میں بات نہیں کرتے تھے ہمیشہ آرام آرام سے بات کیا کرتے تھے۔[۱۱]

نمونہ اقتباس:

انصار کو فتح مکہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بلا تعین قیام سے یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید حضور مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اب مکہ ہی میں قیام فرمائیں گے۔ مدینہ منورہ تسریف نہ لیے جائیں گے۔ اس وجہ سے ان کو ایک گونہ صدمہ ہوا۔ آپس میں اس سلسلے میں کچھ کہنے سننے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو جب اس امر کی خبر ہوئی تو آپ باہر تشریف لائے۔ انصار صحابہ کو جمع کیا اور خطبہ دیا اور فرمایا "کہ ہماری زندگی و موت تمہاری زندگی و موت سے متعلق ہے۔[۱۲]

نمونہ اقتباس:

اس سال رمضان آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر غار حرا چلے گئے اور ہر چیز سے کٹ کر غور و فکر اور عبادت میں مشغول رہتے۔ کسی کسی وقت گھر والے بھی آجاتے اور آپ کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے اور کچھ کھانا پانی بھی رکھ جاتے۔ اس کے علاوہ غریب محتاج بھی آجاتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت سے سیر اب ہوتے تھے۔[۱۳]

سیرۃ المختار صلی اللہ علیہ وسلم

سیرت طیبہ پر لکھی گئی یہ مختصر کتاب زمانہ حاضر کے مشہور عالم پروفیسر شیخ مصطفی الغلایینی لبنانی کی تصنیف ہے۔ علامہ صاحب نے اس تصنیف کو اس لیے مرتب کیا تاکہ عام مسلمان اور طلبہ اپنے رسول مربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حالات و واقعات زندگی اور تعلیمات نبوی سے واقفیت حاصل کر سکیں۔

ہمارے برصغیر کے لوگوں کو اس بہترین کتاب سیرت سے مستفید کرنے کے لیے وفاقی شرعی عدالت کے سابق جسٹس ملک غلام علی صاحب نے اس کتاب کا سلیس اور عام فہم اردو زبان میں ترجمہ کر کے یہاں کے لوگوں پر احسان عظیم کیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ سن ۱۹۷۰ء میں مکتبہ تعمیر انسانیت لاہور سے شائع کیا گیا۔ اس مبارک کتب سیرت کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کے اب تک پانچ سے زائد ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں۔

اس کتاب کا پیش لفظ سید ابوالاعلی مودودی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب کے صاحب تالیف کے متعلق لکھتے ہیں کہ علامہ شیخ مصطفی الغلایینی لبنان کی مشہور یونیورسٹی کلیۃ اسلامیہ بیروت میں پروفیسر تھے۔ جہاں پر آپ نے سیرت نبوی پر ایک مدت تک سلسلہ وار خطبات شاگردوں کے لیے دیے جن کو بعد میں ضروری اضافے کے ساتھ کتابی شکل میں مرتب کیا گیا۔ جس کا نام "خیار المعقول فی سیرۃ الرسول" رکھا گیا۔ زیر نظر کتاب اسی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔

علامہ پروفیسر مصطفی الغلایینی صاحب نے اپنی اس کتاب کے متعلق مقدمہ میں لکھا ہے کہ:

"آجکل حالت یہ ہو گئے ہیں کہ ہماری عوام اکثر و بیشتر اپنے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احوال و اعمال اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شمائل و فضائل سے بلکل غافل اور بے خبر ہو چکے ہیں۔ ان عوام کی محبت اور خیر خواہی نے مجھے آمادہ کیا کہ میں سیرت طیبہ کے موضوع پر ایک متوسط ضخامت کی کتاب تصنیف کروں اور اس میں سیرت سے متعلق وہ سارا مواد جمع کروں جس کا جاننا ایک مسلمان کے لیے

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

ناگزیر ہے۔ لیکن اس میں بے جا طوالت یا اختصار سے کام نہ لوں اور نہ غیر صحیح اور ضعیف روایات سے مدد لوں، تا کہ سیرت طیبہ کے طالب علموں اور شائقین کے حق میں یہ کتاب کماحقہ سود مند اور اطمینان بخش ثابت ہو۔ الحمد للہ کہ یہ تصنیف میری دانست میں اپنے مقصد کے لحاظ سے کامیاب رہی ہے۔ میں نے اس کتاب کی تالیف میں یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ میں اس کے ابواب و فصول کو ایک ترتیب و تدریج کے ساتھ خطبات کی شکل میں اسلامیہ کالج بیروت کے طلبہ کے سامنے پیش کرتا رہا اور ساتھ ہی ساتھ انہیں قلمبند بھی کرتا گیا۔"[۱۴]

اس کتاب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے متعلق تمام ضروری معلومات جمع کر دی گئی ہیں اور اس کتاب کی آخر میں احادیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اخلاقی تعلیمات کا ایک خلاصہ بیان کیا گیا ہے جو بہت ہی مفید اور سبق آموز ہے۔

نمونہ اقتباس:

حضرت انس بن مالک الانصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک شخص آیا اس نے زرد رنگ کی خوشبو لگا رکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جس چیز سے ناگواری محسوس ہوتی اس طرف توجہ نہیں فرماتے تھے۔ جب وہ شخص اٹھ کر جانے لگا تو آپ نے فرمایا کاش تم لوگ اس سے کہو کہ یہ زرد رنگ دھو ڈالے۔

اس سیرت کی کتاب میں اخلاق حسنہ پر بہترین انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور زبان بھی آسان استعمال کی گئی ہے۔[۱۵]

اقتباس:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مبعوث ہوئے تو مجھے قریش کا آپ کو ایذا دینا اچھا نہ لگا۔ میں ملک شام کیطرف چلا گیا وہاں جب میں ایک صومعہ میں پہنچا تو وہاں کے راہبوں نے اپنے سردار کو میرے آنے کی خبر دی۔ اس نے انہیں حکم دیا کہ اس مہمان کی تین دن تک خاطر تواضع کریں۔ جب تین دن گذر گئے تو انہوں نے سردار سے کہا کہ وہ نہیں جاتا۔ سردار نے مجھے طلب کیا اور کہا کہ تو اہل حرم سے ہے؟ میں نے کہا ہاں! کہنے لگا جس شخص نے نبوت کا دعوی کر رکھا ہے اسے جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں! اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے صومعہ کے اندر لے آیا۔ اس صومعہ میں بہت سی تصویریں بنی ہوئی تھیں کہنے لگا ان تصویروں میں مجھے وہ تصویر نظر آتی ہے، میں نے نظر دوڑائی تو مجھے وہ تصویریں نظر نہ آئی۔ اس کے بعد مجھے وہ ایک بڑے صومعہ میں لے گیا جس میں اس سے بھی زیادہ تصویریں تھیں۔ کہنے لگا اچھی طرح دیکھو اس میں ان کی تصویر ہے؟ جب میں نے بنظر غور دیکھا تو ان میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تصویر دیکھی اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تصویر بھی دیکھی جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کندھے کو پکڑا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تو نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تصویر دیکھی ہے؟ میں نے کہا ہاں! پھر میں نے دل ہی دل میں کہا کہ اسے نہ بتاوں گا کہ وہ کون شخص ہے؟ تا کہ معلوم کروں کہ وہ کیا کہتا ہے، اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف اشارہ کرکے کہا ان کی تصویر وہ ہے۔[۱۶]

AL-MISBAH
RESEARCH JOURNAL
Vol.4, No.2, June-2024
Page no: 23-37

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت سپہ سالار

محققانہ انداز میں لکھی گئی یہ کتب سیرت عراق کے مصنف محمود خطاب شیت کی تصنیف ہے۔جس کا اردو ترجمہ مشہور و معروف مصنف وصحافی سید رئیس احمد جعفری ندوی صاحب نے کیا ہے۔چھ سو بیس صفحات اور اکیس موضوعات پر مشتمل یہ کتاب سیرت شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور سے سن ۱۹۷۵ء میں شائع ہوئی۔

یہ کتاب خصوصا حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جنگی کارناموں پر مشتمل ہے۔اکثر مؤرخین سیرت نے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جنگی کارناموں اور حربی معرکوں کو یا تو بہت مختصر بیان کیا ہے یا اس کو دوسری باتوں سے ایسے ملا دیا ہے کہ کسی غزوہ کی پوری تحقیق کے لیے اس کی تفصیل سے واقفیت دشوار ہو جاتی ہے۔اسی وجہ سے جدید تاریخ حرب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تذکرہ اور امیران عسکر کا ذکر نظر نہیں آتا۔اس میں نپولین، قیصر، مولنکہ وغیرہ کے کارنامے تو تفصیل کے ساتھ موجود ہیں مگر سرور کائنات رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور مسلمان امیران لشکر جیسے حضرت خالد بن ولیدؓ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ اور دیگر مسلم سپہ سالار کو فراموش کر دیا گیا ہے۔المیہ یہ ہے کہ ایسی جدید تاریخی کتابیں داخل نصاب ہیں اور ہمارے بچوں کو پڑھائی جاتی ہیں۔

اسی صورت حال کے پیش نظر محمود خطاب شیت صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حربی اور عسکری زندگی پر مشتمل ایک مفصل تاریخ بیان کی ہے۔جو نہ صرف ٹھوس علمی حقائق پر مشتمل ہے بلکہ اس میں سچائی کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ:

- جنگ شروع ہونے سے پہلے طرفین کا مؤقف کیا تھا؟
- جنگ کا اصل مقصد اور اس کے اسباب و محرکات وعوامل کیا تھے؟
- جنگ وجدل سے قبل اور بعد میں واقعات وحوادث کی نوعیت کیا تھی؟
- اس جنگ کا آخری نتیجہ کیا نکلا؟

مصنف نے اپنی اس کتاب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کارناموں اور معرکہ آرائیوں کو صرف پیش نہیں کیا بلکہ مشرکین نے دوران جنگ جس قوت اور استقامت کا مظاہرہ کیا اس کو بھی پوری وضاحت وتفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔تاکہ قاری کو میدان جنگ کی اصل کیفیت کا اندازہ ہو سکے۔محمود خطاب شیت نے اپنی اس کتاب سیرت میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ جنگوں میں فتوحات صرف معجزات اور خوارق عادت عوامل سے نہیں ہوتی بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ایک بہترین سپہ سالار اور ماہرین جنگ تھے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بہترین حکمت عملی کی وجہ سے ہی مسلمان فتح یاب ہوئے۔رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جنگی کارنامے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی سرفروشی دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بہت بڑے سالار عسکر تھے۔کیا کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے یا ان کے خلفاء نے دشمنوں کو شکست دینے کے لیے معجزات پر بھروسہ کیا یا جنگ کے دوران پوری تیاری نہیں کی ہو۔ایسا کبھی بھی نہیں ہوا۔بلکہ پوری تیاری کرنے کے بعد اللہ پر بھروسہ کیا جاتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت حربی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی فتح و نصرت کا انحصار آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شخصی شجاعت اور بے مثال قوت اعصاب پر مبنی تھا۔ جو ہر حال میں چاہے کہ کتنے ہی حالات نازک اور خطرناک کیوں نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ سنگین سے سنگین حالات میں بھی آپ تدبیریں وضع کرتے اور ان پر عمل کرتے تھے۔ اور ہمیشہ پر عزم رہتے۔ یہی وہ عوامل ہیں جو جنگ کے میدان میں دشمن کے مقابلے میں حاوی رہے۔

مصنف نے اپنی اس تصنیف میں مستشرقین فرنگ کے اعتقاد و احتساب پر بھی نظر ڈالی ہے۔ مستشرقین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کچھ فوجی کاروائیوں پر جو اعتراضات کیے ہیں ان کا بھرپور جواب دیا ہے۔ محمود صاحب لکھتے ہیں کہ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یہ مستشرقین اپنے اعتقاد اور احتساب میں مخلص نہیں ہیں۔ اگر ان لوگوں کے پیش نظر سچائی ہوتی تو یہ ضرور محسوس کر لیتے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی بھی پیش قدمی نہیں فرمائی۔ اور نہ کسی ایسے شخص کے بارے میں اس کو مارنے کا حکم دیا ہو۔ جو نہ جرائم پیشہ ہو اور نہ مسلمانوں کو ایذا رسائے۔

علامہ صاحب اس کتاب میں مستشرقین کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

> "عجیب بات یہ ہے کہ مستشرقین حضرات آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر بعض ان اشخاص کے قتل پر معترض ہوئے ہیں جنہوں نے دین اسلام کی نشر و اشاعت میں سنگ گراں بن کر حائل ہوئے اور جنہوں نے اسلامی معاشرے کا امن و امان درھم برھم کیا اور اپنے طرز عمل سے آتش جنگ بھڑکائی۔ اور ساتھ ہی ساتھ یہ حضرات اپنی قوم کا احتساب کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ جنہوں نے دسویں صدی میں ان جماعتوں کا صفایا کیا جو ان کے ظلم و عدل کے خلاف تھے اور اس کی مزاحمت کی۔ ان لوگوں کو چاہیے کہ دسویں صدی کے قوانین حرب اور جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چار سو سال قبل قتال و جنگ کے سلسلے میں جو قوانین پیش کیے تھے ان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس درجہ تفاوت ہے۔"[۱۷]

آداب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخلاق و آداب، شمائل، حلیہ شریف اور معجزات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا اختصار کے ساتھ جمع کیا گیا ایک عربی رسالہ ہے۔ جو احیاء العلوم ربع ثانی کا آخری حصہ ہے۔ جس کا اردو ترجمہ مولانا مفتی شفیع عثمانی صاحب نے کیا ہے۔ پچانوے صفحات پر مشتمل یہ مختصر رسالہ سن ۱۹۷۵ء میں ادارہ اسلامیات لاہور کی طرف سے شائع کیا گیا۔

مترجم مولانا مفتی شفیع عثمانی صاحب نے اس کتاب کا سلیس اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ لوگوں کے ذوق اور آسانی کے لیے بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے۔ کہیں کہیں کسی تاریخی واقع میں توضیح کے لیے کچھ فوائد کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ جس کو اسی جگہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اصل کتاب میں

روایات کے حوالے موجود نہیں تھے جو کسی بھی کتاب کے مستند ہونے کی دلیل ہوتے ہیں اس لیے کہ حدیث کا درجہ معلوم ہو کہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف۔ تمام روایات میں حوالے درج کیے گئے ہیں۔

اس کتاب کی ابتدا مفتی صاحب کے مقدمے سے کی گئی ہے۔ اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تربیت کا ذکر ہے کہ کیسے اللہ تبارک و تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تربیت فرمائی۔ والد کا سایہ دنیا میں آنے سے پہلے ہی اٹھالیا گیا۔ ابھی پانچ سال کے تھے تو ماں کی ممتا سے بھی محروم ہوگئے۔ ایسے دور میں آئے کہ لوگ لکھنے پڑھنے کو عیب سمجھتے تھے۔ ایسا معاشرہ تھا جہاں تہذیب و شرافت کا نام و نشان نہیں تھا مگر ان تمام باتوں کے باوجود ایسی تربیت فرمائی اور ایسا علم عطا کیا اور ایسی تہذیب سکھائی کہ بڑے بڑے عالم، مفکر، ادیب، شاعر، خطیب حیران رہ گئے۔ حضور کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات مبارک پوری کائنات کے لیے اخلاق و آداب، علم و حکمت اور تہذیب و تادیب کا معیار ثابت ہوئی۔ اس کتاب میں حضور کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اخلاق و آداب بیان کرتے ہوئے ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع فرمایا تھا اور جن کے کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس کے ساتھ آپ کے اخلاق کی کچھ مثالیں بیان کی گئی ہیں اور خصوصیات وعادات کی ایک فہرست دی گئی ہے۔ آپ کیسے ہنستے تھے اور گفتگو فرماتے تھے، کھانا کیسے کھاتے تھے، لباس کیسے پہنتے تھے، آپ کی ٹوپی اور عمامہ، آپ کا بستر، عفو و درگذر، سخاوت، شجاعت، تواضع و انکساری اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا حلیہ مبارک، رنگ مبارک، چہرہ انور، آپ کی چال اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معجزات وغیرہ کا تذکرہ موجود ہے۔ یہ کتاب کہنے کو تو ایک مختصر رسالہ ہے مگر اپنی جامعیت اثر کے لحاظ سے ایک مایہ ناز کتب میں شمار کی جاتی ہے۔[۱۸]

عہد نبوت کے ماہ وسال

مکتبہ رشیدیہ لاہور سے ۱۹۷۶ء میں شائع کی گئی یہ عظیم الشان کتب سیرت اصل عربی میں لکھی گئی علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی "بذل القوۃ" کا اردو ترجمہ ہے۔ جو مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے "عہد نبوت کے ماہ وسال" کے نام سے کیا ہے۔

علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت کے الامام الحجۃ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ہمعصر تھے۔ علم و عمل کے لحاظ سے مخدوم صاحب سندھ کے شاہ ولی اللہ تھے۔ مخدوم محمد ہاشم صاحب علوم اسلامیہ کے ماہر اور تفسیر، حدیث، فقہ، علم الکلام، سیرت، تاریخ، تصوف اور شعر و ادب کے امام شمار کیے جاتے تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی تعلیم و تعلم، تصنیف و تالیف، وعظ و ارشاد، ترویج سنت و احیاء سنت اور رد بدعات میں گذاری۔

علامہ صاحب کو اللہ پاک نے تصنیف و تالیف میں ید طولیٰ عطا کیا۔ آپ کو عربی، سندھی اور فارسی میں مکمل عبور حاصل تھا۔ ان تینوں زبانوں میں آپ نے تصنیف و تالیف کی خدمات سر انجام دی ہیں۔ اللہ پاک نے علامہ صاحب کے وقت میں برکت اور قلم میں روانی عطا کی تھی۔ علوم اسلامیہ کا کوئی ایسا شعبہ اور اس وقت کا کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا جس پر آپ نے قلم نہ اٹھایا ہو۔ تقریباً ایک سوسے زائد کتب مختلف علوم اسلامیہ پر تصنیف فرمائی۔

ISSN-Online: 2790-8828
ISSN-Print: 2790-881X

مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "بذل القوۃ" سیرت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اپنے انداز کی ایک بہترین کتاب ہے۔ جس کے کئی زبانوں میں تراجم ہو چکے ہیں۔ اس کتاب کے اردو تراجم کا نام "عہد نبوت کے ماہ و سال" رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مخدوم صاحب نے اپنی اس کتاب سیرت میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حالات بعثت نبوی سے سن وار سپرد قلم فرمائے ہیں اس لیے یہ نام تجویز کیا گیا۔

محدثانہ طرز پر لکھی گئی یہ کتاب دو ابواب، تین سو بارہ عنوانات اور چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔ فہرست عنوانات کتاب کے آخر میں درج کی گئی ہے۔ پہلے باب میں مکی دور کے وہ تمام واقعات سن وار مرتب کیے گئے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حیات طیبہ سے وابستہ تھے۔ ہجرت سے قبل مسلمانوں پر جہاد فرض نہیں ہوا تھا اس لیے اس باب میں کسی جہاد و جنگ کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ البتہ دوسرے حالات و واقعات قلمبند کیے گئے ہیں۔ جن کو تیرہ ذیلی عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بعثت نبوی، سابقون الاولین، قریش کی مخالفت، ہجرت حبشہ، حضرت عمر اور حضرت حمزہ کا قبول اسلام، قریش کی طرف سے بنو ہاشم اور بنو عبد مناف کا خلاف مکمل معاشی، معاشرتی قطع تعلقی، عام الحزن، سفر طائف، سفر معراج، بیعت عقبہ اولی و ثانی، قتل کی سازش اور ہجرت شامل ہیں۔ دوسرا حصہ مدنی دور زندگی پر مشتمل ہے جس کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اول غزوات النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر مشتمل ہے۔ جس میں تمام غزوات کو سن وار بیان کیا گیا ہے۔ باب دوم میں تمام سرایہ کو سن وار رکھا گیا ہے۔ اور باب سوم میں متفرق واقعات کا تذکرہ موجود ہے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس شاہکار کتب سیرت کا اردو ترجمہ آسان اور عام فہم اردو زبان میں کیا ہے۔ اس کتاب کے اردو تراجم میں روانگی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اصل کتاب ہو۔ کہیں کہیں کسی بات کی وضاحت بھی کی ہے اور اس کو قوسین میں تحریر کیا ہے۔ اصل کتاب میں ذیلی عنوانات کم تھے مولانا نے قاری کی آسانی کے لیے ان ذیلی عنوانات میں اضافہ کیا ہے۔ دوسری صدی ہجری کے واقعات کا ترجمہ کرتے ہوئے لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں:

"اسی سال سریہ عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب جو بطن رابغ بھیجا گیا تھا، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالی کے راستہ میں تیر چلایا، اور یہ سب سے پہلا تیر تھا جو اللہ سبحانہ وتعالی کے راستہ میں چلایا گیا۔ اور اسی سال بیت المقدس کے بجائے بیت اللہ کو قبلہ مقرر کیا گیا۔ یہ نصف رجب سن ۲ ہجری منگل کا دن تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کے ٹھیک سترہ ماہ بعد کا واقعہ ہے۔ تحویل قبلہ کا حکم عین اس وقت نازل ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد بنو سلمہ میں ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے، دو رکعتیں ہو چکی تھیں کہ تحویل قبلہ کا حکم آیا، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نماز ہی میں بیت اللہ کی طرف گھوم گئے، اور دو رکعتیں بیت اللہ کی طرف ادا فرمائیں، اس لئے اس مسجد کا نام مسجد قبلتین ہوا۔"[۱۹]

روضۃ الاحباب

مفتی عزیز الرحمن نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا ہے جو چھ سو بہتر صفحات پر مشتمل ہے جسے مدنی دار التالیف یوپی بھارت کے زیر اہتمام ۱۹۷۶ء میں شائع کیا گیا۔ اس کتاب کے مصنف علامہ جمال الدین محدث حسینی ہیں۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی عجالہ نافعہ میں لکھتے ہیں کہ

سیرت کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جارہی ہیں۔ اگر میر جمال الدین محدث کی کتاب روضۃ الاحباب کانسخہ صحیحہ مل جائے تو اس سے بہتر کتاب نہیں۔ علامہ محمد عبد الحلیم چشتی جنہوں نے عجالہ نافعہ پر شرح لکھی ہے وہ وضاحت کرتے ہیں کہ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے اس بیان کی وجہ سے جمال الدین حسینی کی کتاب روضۃ الاحباب فی سیرۃ النبی والآل والاصحاب کئی مرتبہ چھپی اور کئی مرتبہ اس کے ایڈیشن شائع ہوئے۔ اس کتاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت، عجائبات ولادت، ایام رضاعت، واقعہ شق صدر، جوانی، حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے عقد نکاح، نصب ہجرت اسود، بعثت نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، ابتدائے وحی، دعوت و تبلیغ، ہجرت حبشہ، عام الحزن، ہجرت مدینہ، غزوات، صلح حدیبیہ، بادشاہوں کے نام مکتوبات، عام الوفود، کاذب نبیوں کا ظہور اور ان کی سرکوبی اور آپ کی وفات تک کے واقعات سن وار درج ہیں۔ اس کے علاوہ ازواج، آل اولاد، فضائل النبی، آسمانی صحیفوں کی بشارت، معجزات، اخلاق وعادات، عبادت، فرائض، لباس و کھاناوغیرہ کی تفصیلات بھی موجود ہیں۔

مترجم مفتی عزیز الرحمن صاحب نے نے جابجاحاشیے دے کر اس کتاب کو اور زیادہ مفید بنادیا ہے۔ علامہ جمال الدین صاحب نے اس کتاب سیرت کی تالیف میں قرآن، معتبر احادیث کی کتابیں، سیرت کی کتابیں، کتب تاریخ، کتب تفاسیر اور اس کے علاوہ کچھ اور معتبر کتب سے استفادہ کیاہے۔ جس کی وجہ سے یہ ایک معتبر کتب سیرت کی حیثیت رکھتی ہے۔[۲۰]

نتائج وسفارشات

ترجمہ کا فن ہر دوَر اور ہر زمانے میں مختلف قوموں کے علمی ذخائر کو ایک دوسرے سے روشناس کرانے کے لیے ایک بہت ہی اہم ذریعہ رہاہے۔ جس کے وجہ سے لوگ اپنے نظریات وافکار دوسری اقوام تک آسانی سے منتقل کرتے ہیں اور دوسروں کی تھذیب وتمدن، علمی وثقافتی سرگرمیوں کو جاننے میں آسانی پیداہوتی ہے۔ جس سے مختلف عنوانات پر بحث ومباحث کرنے کاموقعہ ملتاہے۔ اور ایک صحت منداور خوشگوار علمی سرگرمیوں کا آغاز ہوتاہے۔ جس کی وجہ سے نئے خیالات اپنانے میں مدد ملتی ہے۔

اردوزبان میں ترجمہ کاکام پاکستان کی آزادی سے کافی پہلے شروع ہوچکاتھا۔ جس میں عربی، فارسی اور انگریزی کے کئی علوم کاترجمہ کیا گیا۔ جس سے اردوزبان کو ایک نئے اور تازہ افکار سے آگاہی ملی۔

برصغیر پاک وہند کے علمانے دیگر علوم وفنون کی طرح سیرت طیبہ پر بھی کافی تحقیقی کام کیاہے۔ جدید اصولوں کی روشنی میں نہ صرف نبی کریم سید المرسلین ﷺ کی سیرت مطہرہ پر نئے نئے پہلوؤں پر کتابیں تصنیف کی بلکہ دیگر زبانوں کے مشہور کتب سیرت کے تراجم بھی کیے گئے۔ دیگر زبانوں کی کتب سیرت میں سب سے زیادہ عربی کتب سیرت کو اردوزبان میں ترجمہ کیاگیا۔ سیرت نبویہ ﷺ کی تمام بڑی کتب کا عربی سے اردومیں ترجمہ ہوچکاہے جس میں اولین دور میں لکھی گئی کتب سیرت اور بعد میں لکھی گئی کتب کے تراجم ہوئے ہیں اور کچھ پر ابھی بھی کام چل رہاہے۔ عربی کتب سیرت کے کچھ تراجم میں مترجمین نے قاری کی آسانی کے لیے اصل کتاب کے مضامین کو مزید ذیلی عنوانات میں تقسیم کردیاہے۔ اور مترجمین نے ان عربی کتب سیرت کے اردوتراجم میں آسان اور عام فہم الفاظوں کا استعمال کیاہے تاکہ زیادہ سے زیادہ عام و خاص لوگ اس سے مستفید ہوسکیں۔ ہمارے علماءو مصنفین حضرات کا ہم پر بڑااحسان ہے کہ انہوں نے اس عظیم کام کو سرانجام دیااور ہمیں

عربی کتب سیرت کی وسیع معلومات پر مبنی کتب سے فیض یاب کیا۔ سیرت النبی کی عربی کتب کے کافی تراجم اردو زبان میں ہو چکے ہیں ان تراجم کے معیار پر ایک تحقیقی و تنقیدی کام کیا جا سکتا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

[1] ابوالنصر عمر، نبی امی سرور کائنات کی حیات طیبہ، مترجم: محمد احمد پانی پتی (لاہور: ادارہ فروغ اردو، ۱۹۵۷).

[2] سید محمد رشید، الوحی المحمدی، مترجم: رشید احمد ارشد (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۶۰).

[3] حکیم توفیق، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، مترجم: عطیہ خلیل (لاہور : مکتبہ جدید، 1962) ، ص ۳۲۰.

[4] حکیم توفیق، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، مترجم: عطیہ خلیل (لاہور: مکتبہ جدید، ۱۹۶۲)، ص ۲۸۸.

[5] محمد بن مسلم نیشاپوری، صحیح مسلم، رقم الحدیث ۱۶۷۹

[6] ابن قیم الجوزی، زاد المعاد، مترجم: رئیس احمد جعفری (کراچی: نفیس اکیڈمی، ۱۹۶۲)، ص ۵۱۶.

[7] الجوزی، ص ۲۳۲.

[8] الجوزی، ص ۳۵۳.

[9] طہ حسین، اسلام منزل بہ منزل، مترجم: رئیس احمد جعفری (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۶۳)، ص ۲۰۷.

[10] ابوالنصر عمر، سید العرب، مترجم: محمد احمد پانی پتی (لاہور: مقبول اکیڈمی، ۱۹۶۴)، ص ۵۷.

[11] محمد رضا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، مترجم: مولانا محمد عادل قادری (کراچی: تاج کمپنی، ۱۹۶۷)، ص ۷.

[12] علامہ عبد الرحمن ابن خلدون، تاریخ ابن خلدون، مترجم: حکیم احمد حسین الہ آبادی (کراچی: نفیس اکیڈمی، ۱۹۶۶)، حصہ اول، ص ۱۶۸.

[13] محمد احمد براق، محمد عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، مترجم: مولانا محمد عنایت اللہ سبحانی (لاہور: اسلامی پبلیکیشن، ۱۹۶۹)، ص ۱۰۲.

[14] شیخ مصطفیٰ الغلایینی، سیرۃ المختار، مترجم: ملک غلام علی (لاہور: مکتبہ تعمیر انسانیت، ۱۹۷۰)، ص ۹.

[15] یوسف بن اسماعیل الہانی، شمائل رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، مترجم: محمد میاں صدیقی (لاہور: ادارہ معارف گنج بخش، ۱۹۷۲)، ص ۱۱۲.

[16] نورالدین عبد الرحمن جامی، شواہد النبوۃ، مترجم: بشیر حسین (لاہور: مکتبہ نبویہ، ۱۹۷۵)، ص ۳۴.

[17] محمود خطاب شیت، آنحضرت بحیثیت سپہ سالار، مترجم: رئیس احمد جعفری (لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۷۵) ص، ۳۲.

[18] امام غزالی، آداب النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) لاہور: ادارہ اسلامیات، ۱۹۷۵)، ص ۵.

[19] مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی، عہد نبوت کے ماہ و سال، مترجم: مولانا محمد یوسف لدھیانوی (لاہور: مکتبہ رشیدیہ، ۱۹۷۶)، ص ۱۴۲.

[20] جمال الدین حسینی محدث، روضۃ الاحباب، مترجم: مفتی عزیز الرحمن (یوپی بھارت: مدنی دار التالیف، ۱۹۷۶).